گناہ کا آغاز

gunāh kā āġhāz

The Beginning of Sin

(Urdu—Persian script)

© 2022 Chashma Media.
published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: https://sweetpublishing.com &
https://www.fishnetbiblestories.com

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

بُرائی کس طرح شروع ہوئی؟

شروع میں سب کچھ بہت اچھا تھا۔ حضرت آدم اور حوا باغِ عدن میں بستے تھے۔ اللّٰہ نے یہ باغ خاص کر انسان کے لئے لگایا تھا۔ اُس نے حضرت آدم کو یہ ذمے داری دی تھی کہ وہ اِس کی باغ بانی کرے، اُسے ٹھیک ٹھاک رکھے۔ حضرت آدم کو جانوروں کو نام دینے کی ذمے داری بھی دی گئی تھی۔ اللّٰہ نے اِن کاموں میں انسان کو پوری آزادی دی تھی کیونکہ اُس نے اُسے اِس قابل بنایا تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو باغ میں اللّٰہ کی قربت حاصل تھی۔ خالق کے ساتھ گہرا رشتہ تھا۔ کوئی چیز

بیچ میں حائل نہیں تھی جو اُنہیں جُدا کر سکے، جس سے تعلق بگڑ جائے۔

اِس سے بہتر کیا ہو سکتا تھا؟

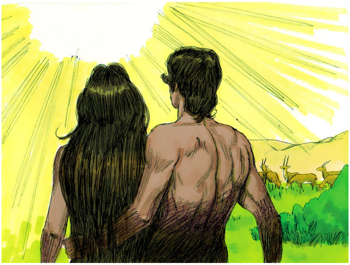

خدا نے حضرت آدم اور حوا کو صرف ایک حکم دیا تھا جسے پورا کرنا آسان ہی تھا: ایک درخت کا پھل نہیں کھانا تھا۔ چونکہ اُنہیں کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی اِس لئے یہ حکم ماننا آسان ہونا چاہیئے تھا۔

غرض باغِ عدن ہر لحاظ سے نہایت عمدہ اور شاندار تھا۔

اب آیئے ہم توریت شریف میں پڑھیں کہ اِس عظیم ابتدا کے بعد کیا ہوا:

گناہ کا آغاز

سانپ زمین پر چلنے پھرنے والے اُن تمام جانوروں سے زیادہ چالاک تھا جن کو رب خدا نے بنایا تھا۔ اُس نے عورت سے پوچھا، "کیا اللّٰہ نے واقعی کہا کہ باغ کے کسی بھی درخت کا پھل نہ کھانا؟"

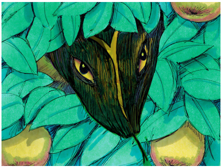

عورت نے جواب دیا، ”ہرگز نہیں۔ ہم باغ کا ہر پھل کھا سکتے ہیں، صرف اُس درخت کے پھل سے گریز کرنا ہے جو باغ کے بیچ میں ہے۔ اللہ نے کہا کہ اُس کا پھل نہ کھاؤ بلکہ اُسے چھونا بھی نہیں، ورنہ تم یقیناً مر جاؤ گے۔“

سانپ نے عورت سے کہا، ”تم ہرگز نہ مرو گے، بلکہ اللہ جانتا ہے کہ جب تم اُس کا پھل کھاؤ گے تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم اللہ کی مانند ہو جاؤ گے، تم جو بھی اچھا اور بُرا ہے اُسے جان لو گے۔“

عورت نے درخت پر غور کیا کہ کھانے کے لئے اچھا اور دیکھنے میں بھی دل کش ہے۔ سب سے دل فریب بات یہ کہ اُس سے سمجھ حاصل ہو سکتی ہے! یہ سوچ کر اُس نے اُس کا پھل لے کر اُسے کھایا۔ پھر اُس نے

اپنے شوہر کو بھی دے دیا، کیونکہ وہ اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے بھی کھا لیا۔

لیکن کھاتے ہی اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُن کو معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے انجیر کے پتے سی کر لنگیاں بنا لیں۔

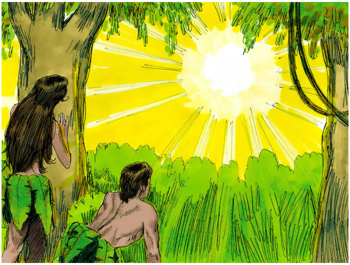

شام کے وقت جب ٹھنڈی ہَوا چلنے لگی تو اُنہوں نے رب خدا کو باغ میں چلتے پھرتے سنا۔ وہ ڈر کے مارے درختوں کے پیچھے چھپ گئے۔ رب خدا نے پکار کر کہا، ”آدم، تُو کہاں ہے؟“

آدم نے جواب دیا، ”مَیں نے تجھے باغ میں چلتے ہوئے سنا تو ڈر گیا، کیونکہ مَیں ننگا ہوں۔ اِس لئے مَیں چھپ گیا۔“

اُس نے پوچھا، ”کس نے تجھے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے اُس درخت کا پھل کھایا ہے جسے کھانے سے مَیں نے منع کیا تھا؟“

آدم نے کہا، ”جو عورت تُو نے میرے ساتھ رہنے کے لئے دی ہے اُس نے مجھے پھل دیا۔ اِس لئے مَیں نے کھا لیا۔“

اب رب خدا عورت سے مخاطب ہوا، ”تُو نے یہ کیوں کیا؟“

عورت نے جواب دیا، ”سانپ نے مجھے بہکایا تو مَیں نے کھایا۔“

رب خدا نے سانپ سے کہا، ”چونکہ تُو نے یہ کیا، اِس لئے تُو تمام مویشیوں اور جنگلی جانوروں میں لعنتی ہے۔ تُو عمر بھر پیٹ کے بل رینگے

گا اور خاک چاٹے گا۔ مَیں تیرے اور عورت کے درمیان دشمنی پیدا کروں گا۔ اُس کی اولاد تیری اولاد کی دشمن ہو گی۔ وہ تیرے سر کو کچل ڈالے گی جبکہ تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔“

سوال

- سانپ نے حضرت حوا سے کہا، "کیا اللہ نے واقعی کہا کہ باغ کے کسی بھی درخت کا پھل نہ کھانا؟" اب دھیان دیں، کیا اللہ نے یہ کہا تھا؟
    - ◄ ہرگز نہیں۔ یہ جھوٹ تھا۔ لیکن حوا نے اُس کی بات مان لیا جس کا سیدھا نتیجہ یہ نکلا کہ اُس نے خدا کا حکم توڑ کر گناہ کیا۔
- پھر کیا ہوا؟
    - ◄ پھر حضرت آدم نے بھی یہ حکم توڑ کر گناہ کیا۔
- پھر کیا ہوا؟
    - ◄ یہ کرتے ہی اُنہیں محسوس ہوا کہ وہ ننگے ہیں۔ اُنہیں شرم آئی تو وہ خدا سے ڈر کر چھپ گئے۔

یہ کتنی افسوس ناک بات تھی۔ پہلے وہ اللہ کے بالکل قریب رہے تھے، اور اُنہیں اُس کی قربت سے خوشی محسوس ہوتی تھی۔ لیکن اب وہ اُس سے دہشت کھانے لگے۔

- کیا اِس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ہاتھ تھا؟

◄ ہرگز نہیں۔ شرم اور دہشت اُسی وقت پیدا ہوئی جب اُنہوں نے خدا کا حکم توڑ کر گناہ کیا۔ اُس وقت کچھ اُن کے اور خدا کے درمیان حائل ہوا، ایک ایسی چیز جس سے وہ اُس سے جُدا ہو گئے۔ کتابِ مقدّس اِسے گناہ کہتی ہے۔

یوحنا رسول فرماتے ہیں کہ گناہ اللہ کے احکام کی حکم عدولی ہے،

> جو گناہ کرتا ہے وہ شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ہاں، گناہ شریعت کی خلاف ورزی ہی ہے۔ (1۔یوحنا 4:3)

اور یسعیاہ نبی فرماتے ہیں،

> حقیقت میں تمہارے بُرے کاموں نے تمہیں اُس سے الگ کر دیا، تمہارے گناہوں نے اُس کا چہرہ تم سے چھپائے رکھا، اِس لئے وہ تمہاری نہیں سنتا۔ (یسعیاہ 2:59)

تب حضرت آدم اور حوا نے وہ کچھ کیا جو ہم بھی گناہ کرتے وقت اکثر کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے گناہوں کو تسلیم نہ کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ اُنہوں نے دوسروں کو قصوروار ٹھہرایا۔ آدم نے کہا کہ حوا نے مجھے بہکایا، اور حوا نے کہا کہ سانپ نے مجھے بہکایا۔

لیکن اللہ اِن جیسے بہانے قبول نہیں کرتا۔
ہر ایک خود ہی ذمے دار ہے۔

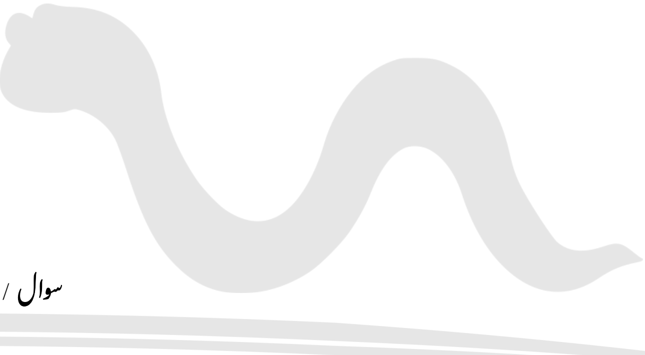

پھر رب خدا عورت سے مخاطب ہوا اور کہا، ”جب تُو اُمید سے ہو گی تو مَیں تیری تکلیف کو بہت بڑھاؤں گا۔ جب تیرے بچے ہوں گے تو تُو شدید درد کا شکار ہو گی۔ تُو اپنے شوہر کی تمنا کرے گی لیکن وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔“

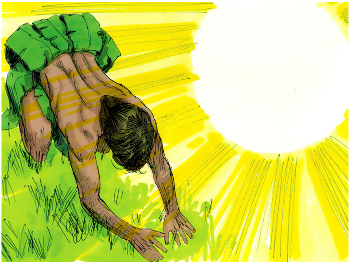

آدم سے اُس نے کہا، ”تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جسے کھانے سے مَیں نے منع کیا تھا۔ اِس لئے تیرے سبب سے زمین پر لعنت ہے۔ اُس سے خوراک حاصل کرنے کے لئے تجھے عمر بھر محنت مشقت کرنی پڑے گی۔ تیرے لئے وہ خاردار پودے اور اونٹ کٹارے پیدا کرے گی، حالانکہ تُو اُس سے

اپنی خوراک بھی حاصل کرے گا۔ پسینہ بہا بہا کر تجھے روٹی کمانے کے لئے بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی۔ اور یہ سلسلہ موت تک جاری رہے گا۔ تُو محنت کرتے کرتے دوبارہ زمین میں لوٹ جائے گا، کیونکہ تُو اُسی سے لیا گیا ہے۔ تُو خاک ہے اور دوبارہ خاک میں مل جائے گا۔"

آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا یعنی زندگی رکھا، کیونکہ بعد میں وہ تمام زندوں کی ماں بن گئی۔ رب خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کے لئے کھالوں سے لباس بنا کر اُنہیں پہنایا۔

اُس نے کہا، "انسان ہماری مانند ہو گیا ہے، وہ اچھے اور بُرے کا علم رکھتا ہے۔ اب ایسا نہ ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر زندگی بخشنے والے درخت کے پھل سے لے اور اُس سے کھا کر ہمیشہ تک زندہ رہے۔"

اِس لئے رب خدا نے اُسے باغِ عدن سے نکال کر اُس زمین کی کھیتی

باڑی کرنے کی ذمہ داری دی جس میں سے اُسے لیا گیا تھا۔ انسان کو خارج کرنے کے بعد اُس نے باغِ عدن کے مشرق میں کروبی فرشتے کھڑے کیئے اور ساتھ ساتھ ایک آتشی تلوار رکھی جو اِدھر اُدھر گھومتی تھی تاکہ اُس راستے کی حفاظت کرے جو زندگی بخشنے والے درخت تک پہنچاتا تھا۔

یہ ہے توریت شریف کا گناہ کے آغاز کے بارے میں بیان۔
یوں حضرت آدم اور حوا کو باغِ عدن کے خوب صورت ماحول اور اللہ کی قربت سے نکلنا پڑا۔
گناہ کی وجہ سے دنیا پہلے کی طرح اچھی نہ رہی۔
گناہ کا آغاز ہوا اور ہم جو انسان ہیں گناہ کرنے میں لگ گئے۔

سوال

- ہم اِس بیان سے خدا کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟
  - ◄ خدا پورے طور پر راست، سچا اور مقدّس ہے۔ اُس میں گناہ نہیں ہے، اور وہ گناہ سے نفرت رکھتا ہے۔ اِس لئے وہ لازمی گناہ کی سزا دیتا ہے۔

یوں یشوع فرماتے ہیں،

> وہ قدوس اور غیور خدا ہے۔ وہ آپ کی سرکشی اور گناہوں کو معاف نہیں کرے گا۔ (یشوع 19:24)

- اللہ پہلے ہی فرما چکا تھا کہ کیا کچھ ہو گا اگر حضرت آدم اور حوا اُس کا حکم توڑ کر گناہ کریں۔ وہ کیا تھا؟
  - ◄ اُس نے فرمایا تھا کہ وہ مر جائیں گے۔ کیونکہ موت گناہ کا نتیجہ ہے۔ یوں پولس رسول فرماتے ہیں،

> گناہ کا اجر موت ہے۔ (رومیوں 23:6)

ہر ایک اپنے ہی گناہوں کے لئے ذمے دار ٹھہرتا ہے۔

یوں توریت میں لکھا ہے،

> والدین کو اُن کے بچوں کے جرائم کے سبب سے سزائے موت نہ دی جائے، نہ بچوں کو اُن کے والدین کے جرائم کے سبب سے۔ اگر کسی کو سزائے موت دینی ہو تو اُس گناہ کے سبب سے جو اُس نے خود کیا ہے۔ (استثنا 16:24)

عزرا نبی بھی جانتے ہیں کہ ہم سب گناہ گار ہیں اور اِس لئے اللّٰہ کے سامنے قائم نہیں رہ سکتے۔ وہ فرماتے ہیں،

> تُو ہی عادل ہے۔ [...] ہم قصوروار ہیں اور تیرے سامنے قائم نہیں رہ سکتے۔ (عزرا 15:9)

- کیا اللہ نے حضرت آدم اور حوا کو فوراً سزائے موت دی؟

◄ نہیں، کیونکہ اُسے اُن پر ترس آیا۔ اُس نے اُن کا ننگاپن ڈھانپنے کے لئے کھالوں سے کپڑے بنا کر اُنہیں پہنایا۔ جانوروں کو مرنا پڑا تاکہ اُن کی شرم کو ڈھانپا جائے۔ گو حضرت آدم اور حوا خود اپنے گناہوں کے ذمے دار تھے تو بھی اُن کی شرم کو بے قصور جانوروں سے ڈھانپا گیا۔ یوں پہلی بار انسان کی خاطر خون بہایا گیا۔

اللہ نے حضرت آدم اور حوا کو ایک دم سزائے موت نہ دی، لیکن اُن کی زندگی کے سال محدود ہو گئے۔ ساتھ ساتھ زندگی دشوار ہو گئی۔ حضرت آدم اور بعد کے مردوں کو پسینہ بہا بہا کر کاشت کاری کرنی پڑی۔ روز کی روٹی کمانے کے لئے بڑی محنت مشقت کرنی پڑی۔ حضرت حوا اور بعد کی عورتوں کو بچے جنم دیتے وقت بہت تکلیف جھیلنی پڑی۔ پہلے سب کچھ کتنا اچھا تھا، اور اب سب کچھ کتنا مشکل اور دکھ بھرا ہو گیا تھا۔

- گو اللہ اب بھی اُن سے محبت رکھتا تھا تو بھی اُس نے اُنہیں فردوس سے نکال دیا۔ یہ ضروری تھا۔ کیوں؟

◄ تاکہ وہ زندگی کے درخت کا پھل کھا کر ابد تک زندہ نہ رہیں۔ ورنہ اُنہیں ابد تک گناہ کی حالت میں رہنا پڑتا۔ اِسی لئے خدا نے اُنہیں باغِ عدن سے نکال دیا تاکہ وہ اُس میں گھس نہ سکیں۔

اب سے حضرت آدم اور حوا اللہ کی قربت میں نہیں تھے۔
اب سے وہ براہِ راست اُس سے بات نہیں کر سکتے تھے۔
اب سے وہ باغِ عدن کے خوش گوار ماحول میں نہیں رہتے تھے۔

سب سے افسوس ناک بات یہ تھی کہ گناہ سے وہ اللہ سے جدا ہو گئے۔ نتیجے میں نہ صرف وہ بلکہ تمام انسان اللہ سے الگ ہو گئے ہیں۔

خدا کے ساتھ اُن کا گہرا رشتہ ٹوٹ گیا تھا۔ اُس وقت سے انسان اللّٰہ سے جدا رہتا ہے۔ گناہ اور شرم ہماری وراثت میں ہے، اور ہم یہ حالت بدل نہیں سکتے۔جس طرح ہمیں اپنے ماں باپ سے بہت سی چیزیں وراثت میں ملتی ہیں اُسی طرح ہم اِس شرم کو بھی وراثت میں پاتے ہیں جو ہمیں اللّٰہ سے الگ کر دیتی ہے۔

یوں پولس رسول فرماتے ہیں،

> جب آدم نے گناہ کیا تو اُس ایک ہی شخص سے گناہ دنیا میں آیا۔ اِس گناہ کے ساتھ ساتھ موت بھی آ کر سب آدمیوں میں پھیل گئی، کیونکہ سب نے گناہ کیا۔ (رومیوں 12:5)

حضرت داؤد بادشاہ بھی فرماتے ہیں،

> یقیناً مَیں گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا۔ جوں ہی مَیں ماں کے پیٹ میں وجود میں آیا تو گناہ گار تھا۔ (زبور 5:51)

ہم میں سے کوئی نہیں ہے جو اپنے گناہوں کو چھپا سکے۔ خدا سب کچھ جانتا ہے۔ یوں زبور میں لکھا ہے،

> اے اللّٰہ، [..]. میرا قصور تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ (زبور 5:69)

- کیا خدا سے یہ رشتہ کبھی بحال کیا جا سکتا تھا؟ کیا کوئی طریقہ ہے جس سے ہم جو کمزور اور گناہ گار ہیں اللّٰہ کی قربت حاصل کر سکتے ہیں؟
  - ◄ اگر ہم کامل اور بالکل بے گناہ زندگی نہ گزاریں ہم اللّٰہ کے حضور نہیں آ سکتے۔ اور یہ تو ناممکن ہے۔ پھر بھی ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک ہم کچھ نہیں کر سکتے، لیکن خود اللّٰہ نے ایک منصوبہ بنایا جس سے ہر انسان کا اُس کے ساتھ رشتہ بحال ہو سکتا ہے۔

جو توریت میں تفصیل سے گناہ کا آغاز کے بارے میں پڑھنا چاہے، وہ پیدائش 3 میں یہ پڑھے۔